صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 36

منگل 6 ستمبر 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

منگل 6 ستمبر 2016ء 3 ذوالحج 1437 ہجری 6 تبوک 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 204

عشق صادق

جسم ایماں سعی و کوشش سے ہی پاتا ہے نمو
آرزوئے بے عمل کچھ بھی نہیں اک خواب ہے
عشق صادق میں ترا رونا ہے اک آب حیات
بے غرض رونا ترا اک بے پنہ سیلاب ہے

(کلام : حضرت مصلح موعود)

تقریب پرچم کشائی، عالمی اجتماعی دعا اور خطبہ جمعہ سے 41ویں جلسہ سالانہ جرمنی 2016ء کا افتتاح

جلسہ کا مقصد اپنی اصلاح، علم و معرفت میں ترقی، آپس میں بھائی چارہ کو بڑھانا ہے

جلسہ کے ماحول میں لغویات، اطاعت و فرمانبرداری سے باہر نکلنے اور لڑائی جھگڑوں سے بچنا ضروری ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 2 ستمبر 2016ء بمقام کالسروئے جرمنی کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

مورخہ 2 ستمبر 2016ء کو حضور انور پاکستانی وقت کے مطابق شام 5 بجکر 4 منٹ پر جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ پرچم کشائی کی تقریب ہوئی اور پھر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔ بعدازاں حضور انور مردانہ مارکی میں تشریف لے گئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سے تین دن کے لئے جماعت احمدیہ جرمنی کو اپنا جلسہ سالانہ کرنے کی توفیق مل رہی ہے اور جمعہ کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا ہے۔ افراد جماعت کی اصلاح کے لئے جلسہ سالانہ کی بنیاد جو حضرت مسیح موعود نے ڈالی تھی۔ اس پہلے جلسہ کو اس سال 125 سال پورے ہونے والے ہیں۔ وہ جلسہ جو قادیان کی چھوٹی سی بستی میں بیت الذکر کے ایک حصہ میں 75 افراد نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور دنیا کی اصلاح اور دین کے پیغام کو حضرت مسیح موعود کے مددگار بنتے ہوئے دنیا میں پھیلانے کا جو عہد کیا تھا اس کا نتیجہ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کام اور نیتوں میں کیسی برکت ڈالی کہ آج جماعت احمدیہ جرمنی ایک مکمل اور وسیع رقبہ پر پھیلے ہوئے کمپلیکس میں جلسہ منعقد کر رہی ہے۔ فرمایا۔ دنیاوی وسائل کے لحاظ سے ہمارے لئے آج بھی ممکن نہیں کہ اتنے اخراجات کر سکیں لیکن اللہ تعالیٰ جماعت کے پیسہ میں برکت ڈالتا ہے۔

حضور انور نے جلسہ کے انعقاد کے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا مقصد اپنی اصلاح، خدا کی طرف کھنچا چلا جانا، علم و معرفت میں ترقی، پاک تبدیلیاں پیدا کر کے زندگی کا حصہ بنانا، دنیا کی لغویات سے بچانا، دین کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا عہد و پیمان کرنا اور اسے تمام استعدادوں کے ساتھ پورا کرنا، آپس میں محبت پیار اور بھائی چارہ کے رشتہ کو بڑھانا ہے اور پہلوں نے اس کام کو خوب نبھایا ہے۔

فرمایا: اگر کوئی میلے کے تصور سے یہاں آیا ہے تو یہ بدقسمتی ہوگی کہ نیک مقاصد کے حصول کی بجائے دنیاوی باتوں میں پڑ جائیں۔ یہ مدنظر رکھیں کہ ان تین دنوں میں دنیا سے قطع تعلق کر لیں اور اس کے بعد بھی ان نیکیوں کو جاری رکھنے کا عہد کر کے جائیں۔ ان دنوں میں فرض اور نفل عبادتوں کے علاوہ ذکر الٰہی بھی کرتے رہیں۔

حضور انور نے حج کے اجتماع میں تین برائیوں رفث، فسوق اور جدال سے بچنے کے قرآنی ارشاد کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک رہنما اصول ہے اگر ہمارے جلسوں پر اس سوچ کے ساتھ آئیں کہ جو اصول اللہ تعالیٰ نے ان برائیوں سے بچنے کے بیان کئے ہیں ان پر عمل کرنا ہے تو غیر معمولی اصلاح ہو سکتی ہے۔ جو اکٹھ اور مجمع ہوں وہاں ان باتوں کا خیال رکھیں تو ہماری اصلاح کے معیار بڑھیں گے۔ جلسہ ایک عبادت تو نہیں لیکن ٹریننگ کیمپ ضرور ہے جو روحانیت میں ترقی کرنے کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ پس یہاں لغویات، اطاعت و فرمانبرداری سے باہر نکلنے کے گناہ اور لڑائی جھگڑے سے بچنا ہے۔

فرمایا: جلسہ میں شامل ہونے والے ہر شخص کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہاں ہر چھوٹی چھوٹی بات میں اصلاح کی طرف توجہ دینی ہے وہاں جلسہ کے ہر پروگرام میں بھی شامل ہونا ہے، روحانیت بڑھانے کے لئے عبادت کی طرف توجہ دیں۔ پھر فرمایا: جلسہ کا حقیقی فیض پانے کیلئے اور حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بننے کے لئے پرانے جھگڑوں اور اپنی انانیت کو ختم کریں۔ اگر کسی کو اپنے جذبات پر کنٹرول نہیں ہے تو بہتر ہے پہلے ہی جلسہ کے ماحول سے باہر چلا جائے۔

حضور انور نے لغویات سے اجتناب پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عاجزانہ نماز ادا کرنے والوں کے لغویات سے پرہیز کرنے والوں کا ذکر کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے لغو کی تشریح میں فرمایا کہ اس میں تمام باتیں آ جاتی ہیں ہر قسم کا جھوٹ، گناہ، تاش، جوا، گپیں مارنا، نکتہ چینیاں کرنا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ”رہائی یافتہ مومن وہ لوگ ہیں جو لغو کاموں، باتوں، حرکتوں، مجلسوں، صحبتوں، تعلقات اور جوشوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔“ حضور انور نے اعتکاف میں تاش کھیلنے والوں کی ایک تصویر کا ذکر کر کے فرمایا۔ یہ خدا تعالیٰ سے عملاً استہزاء ہے۔ بعض لوگوں پر نیک ماحول اور مقدس مقامات کا بھی کوئی اثر نہیں ہوتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لغویات سے بچنے، حسن اخلاق اور نرم زبان استعمال کرنے والوں کے قریب ہو جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہماری پردہ پوشی فرمائی اور ہماری غلطیاں ابھر کر غیروں کے سامنے نہیں آتیں۔ اگر ہماری عبادتوں کے معیار اچھے نہیں۔ اخلاق اچھے نہیں اور ہم لغویات میں گرفتار ہیں تو ہم حضرت مسیح موعود کو بدنام کرنے کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے اقتباسات سے نمازوں اور آپس کے اچھے تعلقات بہتر رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے آخر پر انتظامیہ سے بھرپور تعاون اور کارکنان و کارکنات سے تعاون اور ان کے لئے دعا کرنے کا ارشاد فرمایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم جلسہ سے حقیقی فیض پانے والے ہوں۔

جماعت احمدیہ جرمنی کا 41واں جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوگیا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور اس کی رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے جماعت احمدیہ جرمنی کا 41واں جلسہ سالانہ انتہائی کامیابی اور اعلیٰ روایات کے مطابق مورخہ 2,3,4 ستمبر 2016ء کو جاری رہنے کے بعد اختتام پذیر ہوگیا۔ کالسروئے کے علاقہ میں منعقد ہونے والے اس بابرکت جلسہ سالانہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس شرکت فرمائی۔ مورخہ 2 ستمبر کو حضور انور نے لوائے احمدیت لہرانے، افتتاحی دعا اور خطبہ جمعہ کے ساتھ اس جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ حضور انور نے اس خطبہ جمعہ کے علاوہ لجنہ سے خطاب، جرمن مہمانوں سے خطاب اور اختتامی خطاب ارشاد فرمائے جو پُر معارف اور روحانی تعلیمات سے لبریز تھے۔ مورخہ **4 ستمبر کو پاکستانی وقت کے مطابق ساڑھے سات بجے بیعت کی تقریب سعید منعقد ہوئی۔** جس میں ساری دنیا کے احمدیوں نے تجدید بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اس جلسہ میں کئی جرمن عمائدین نے شرکت کی۔ ان میں سے بعض نے جلسہ کے سٹیج سے جماعت کے بارے میں اظہار خیال کیا اور جماعت کی امن و محبت کی تعلیمات اور خدمت انسانیت کے کاموں کو سراہا۔ اس جلسہ میں علماء سلسلہ نے اردو اور جرمن زبانوں میں 9 تقاریر کیں۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے حضور انور کے خطابات اور جلسہ سالانہ کی جملہ کارروائی براہ راست ٹیلی کاسٹ کرنے کے ساتھ ساتھ بہت سے پروگرامز، مختلف ممالک سے تشریف لانے والے احباب کرام کے انٹرویوز اور ویڈیو میسجز بھی نشر کئے۔

اس جلسہ میں **38** ہزار **149** احباب و خواتین نے شرکت کی۔ ان کے علاوہ **1721** مہمانان کرام بھی شامل ہوئے۔ یاد رہے کہ اس جلسہ میں شامل ہونے والے ہزاروں احمدیوں کے ساتھ احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ دنیا بھر کے احمدی بھی اس میں شامل ہو کر روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوئے۔

پنڈال میں بیٹھنے والے احباب نے تنظیم اور جوش و جذبے کے ساتھ نعرے لگائے اور پوری دلجمعی کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطابات اور جلسہ کے سب پروگراموں کو سنا۔ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے تمام فیوض و برکات سے ہم سب کو وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب کے

چند منتخب اشعار

جس کام کا آغاز کیا تیرے نام سے
شامل ہوئے ملائکہ بھی اہتمام سے
مولا میں تیرا نام ہی جپتا رہوں سدا
مجھ کو نہ سروکار رہے صبح و شام سے

....

رواں دواں ہے کارواں خدا ہمارے ساتھ ہے
قدم قدم پہ ہے نشاں خدا ہمارے ساتھ

....

مصطفیٰ آپؐ ہیں مجتبیٰ آپؐ ہیں
سرور کائناتِ خدا آپؐ ہیں
غایتِ دو جہاں مہ لقا آپؐ ہیں
ابتداء آپؐ ہیں انتہاء آپؐ ہیں

....

ہم اپنے من کی، وہ اپنے صنم کی بات کریں
وہ ذکر دیر کریں، ہم حرم کی بات کریں

....

رواں ہے منزل کو تیز گامی سے کاروان حیات دیکھو
قدم سے اپنا قدم ملائیں تو ہو گا عالی مقام اپنا
مرے رفیقو سنبھل کے چلنا قدم کسی کا نہ ڈگمگائے
خوشا کہ منزل قریب تر ہے بتا رہا ہے امام اپنا

....

کتنے خوش بخت ہیں ہم کیسا حسیں ہے یہ نظام
جلوہ افروز سدا رہتا ہے اک ماہِ تمام

....

تم مشرق و مغرب میں نشاں دیکھ رہے ہو
گویا کہ نشانوں کا جہاں دیکھ رہے ہو
سامان کئے تم نے رکاوٹ کے بہرگام
اس چشمے کو تم پھر بھی رواں دیکھ رہے ہو

....

اے رسول خداؐ تجھ پہ لاکھوں سلام
اے شہ دو سراؐ تجھ پر لاکھوں سلام
ہادی و رہنماؐ تجھ پہ لاکھوں سلام
اے شفیع الوریٰ تجھ پہ لاکھوں سلام

....

تیری یادوں سے ہے رونق میری تنہائی میں
وقت آئے بھی جو مشکل کا تو ٹل جاتا ہے

....

کیوں سر بگریباں ہو یارو کیا حال بنائے بیٹھے ہو
مدت سے بہاریں آ بھی گئیں تم آس لگائے بیٹھے ہو

....

اہل چمن پہ آپ کے کتنے ہی ہیں کرم
جاری رہے یہ سلسلہ اے صاحب حشم
نازاں ہیں ہم کہ آپ کو بھی ہم سے پیار ہے
اب آ بھی جایئے کہ ہمیں انتظار ہے

....

میرے خون سے ہولی کھیلو اپنا جی بہلاؤ جی
مجھ کو یہ منظور ہے یارو ایسا کرتے جاؤ جی
میرا مسلک تو ہے محبت ظالم سے بھی پیار مجھے
یاد کرو نہ اپنی جفائیں ناحق مت شرماؤ جی

....

کب تک رہیں گے آپ کے ہم انتظار میں
اٹھتا ہے یہ سوال دل بے قرار میں
کتنی بہاریں آئیں اور آ کر چلی گئیں
لیکن بہار آئی نہ میرے دیار میں

....

صد شکر کہ ہم لوگ ہیں انصار خلافت
ہیں قلب و جگر مہبط انوار خلافت

....

گلشن مہدی پہ ایسی آئی ہے فصل بہار
ہر شجر سرسبز ہے ہر شاخ ہے بابرگ و بار

....

الٰہی میرا وطن مسکن بہار رہے
روش روش پہ بہاروں کی آبشار رہے
عطا ہوئی ہے ہمیں نعمت خداوندی
خدا کرے کہ ابد تک یہ برقرار رہے

....

وارد ہے کیوں عتاب کوئی سوچتا نہیں
آتا ہے کیوں عذاب کوئی سوچتا نہیں
”اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا“
کہتی ہے ”الکتاب“ کوئی سوچتا نہیں

....

لذت ہر دو جہاں پاتا ہوں تیری چاہ میں
تجھ کو پانے کے لئے گم ہوں میں تیری راہ میں

....

(انتخاب از ”سنبل و گل“۔ پروفیسر عبدالصمد قریشی)

آجکل دنیا کے حالات بڑی تیزی سے خراب ہورہے ہیں اور بدقسمتی سے اس کی وجہ بعض گروہ بن رہے ہیں۔ بعض ممالک کے سربراہ، ان کے کرتے دھرتے بھی نہیں سمجھتے کہ ان کو مخالف طاقتیں گھیرے میں لینے کی کوشش کررہی ہیں۔ دین کے نام پر جو ظلم ہورہے ہیں ان کا دین کی تعلیم سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ اسی طرح جو حکومتیں اپنے لوگوں پر ظلم ڈھارہی ہیں ان کا بھی دینی تعلیم سے دُور کا بھی واسطہ نہیں

اگر دنیا کے دل جیتے جاسکتے ہیں، اگر دین کو دنیا میں پھیلایا جاسکتا ہے تو اس کی خوبصورت تعلیم سے، نہ کہ شدت پسند لوگوں کی خودساختہ تعلیم سے لیکن یہ راستہ تو وہی دکھا سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے زمانے کا امام بنا کر بھیجا ہے۔ انصاف تو وہی قائم کرسکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے انصاف قائم کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ دین کی خوبصورت تعلیم کو وہی لاگو کرسکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر فائز کیا ہے

ہم احمدیوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر حملہ جو دین کے نام پر یہ بھٹکے ہوئے لوگ کرتے ہیں ہمیں پہلے سے بڑھ کر ہماری ذمہ داریاں پوری کرنے کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے۔ ہر ایسی حرکت جس سے دین کا نام بدنام ہوتا ہے اس کے بعد ہم نے دنیا کو بتانا ہے، ہم میں سے ہر ایک نے یہ بتانا ہے کہ میرے مذہب کی بنیاد امن اور سلامتی پر ہے۔ اگر دین کے پیروؤں میں سے کوئی ایسی حرکت کرتا ہے جو امن اور سلامتی کو برباد کرنے والی ہے تو یہ اس شخص یا گروہ کا ذاتی اور اپنے مفاد حاصل کرنے والا عمل ہے۔ دین کی تعلیم سے اس کا کوئی بھی تعلق اور واسطہ نہیں ہے

قرآن مجید، احادیث نبویہ ﷺ اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات میں مذکور بعض دعاؤں کے خاص طور پر کرنے کی تاکید

مکرم ایون ورنان صاحب آف Belize، مکرم سید نادر سیدین صاحب (آف ربوہ) اور مکرم نذیر احمد ایاز صاحب (آف نیو یارک، امریکہ) کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 جولائی 2016ء بمطابق 29 وفا 1395 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آجکل دنیا کے حالات بڑی تیزی سے خراب ہورہے ہیں اور بدقسمتی سے اس کی وجہ (-) کے بعض گروہ بن رہے ہیں۔ (-) ممالک کے سربراہ، ان کے کرتے دھرتے بھی نہیں سمجھتے کہ ان کو (دین) مخالفت طاقتیں گھیرے میں لینے کی کوشش کررہی ہیں۔ (دین) کے نام پر اور جہاد کے نام پر جو ظلم ہورہے ہیں ان کا (دین) کی تعلیم سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ اسی طرح جو حکومتیں اپنے لوگوں پر ظلم ڈھارہی ہیں ان کا بھی (دینی) تعلیم سے دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ وہ (دینی) تعلیم کے خلاف کام کررہی ہیں۔ (دین) میں یہ کہاں لکھا ہے کہ معصوموں کو قتل کرو اور پھر یہ نہ صرف (دین) کے نام پر غیر (-) کو قتل کررہے ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر (-) کا قتل عام ہورہا ہے۔ اس میں معصوم بھی شامل ہیں۔ بچے، بوڑھے، عورتیں سب شامل ہیں۔ (-) ممالک کی طاقت کمزور سے کمزور تر ہورہی ہے اور یہی بات (دین) مخالف جو طاقتیں ہیں وہ چاہتی ہیں کہ (-) حکومتیں کبھی مضبوط نہ ہوں۔ (-) ممالک کبھی معاشی لحاظ سے یا امن اور سلامتی کے لحاظ سے مضبوط نہ ہوں۔

ہر (-) ملک میں جو فتنہ و فساد برپا ہے اور مفاد پرست جو اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں وہ اس لئے ہے کہ حکومتیں بجائے اس کے کہ عوام کی بھلائی اور بہتری کے لئے کام کریں اپنے مفادات کو مقدم رکھے ہوئے ہیں۔ (-) کو قتل کررہے ہیں۔ برداشت کا مادہ سربراہوں میں نہیں رہا۔

اب ترکی میں گزشتہ دنوں جو بغاوت ہوئی بیشک یہ بغاوت کسی طرح بھی (دینی) تعلیم کے مطابق justified نہیں ہے۔ لیکن اس کے نتیجہ میں حکومت نے جو اقدامات کئے ہیں یا کررہی ہے وہ بھی ظالمانہ ہیں کہ جتنے بھی حکومت کے سیاسی لحاظ سے مخالف ہیں چاہے وہ فساد میں شامل بھی نہیں ہیں ان کے خلاف کارروائی ہورہی ہے۔ یہ دیکھ بھی چکے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں جلد یا کچھ عرصہ بعد ردّعمل ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن بہرحال اگر ظلم جاری رہے تو ردّعمل ضرور ہوتا ہے اور پھر اس ردّعمل کو (دین) مخالف طاقتیں ہوا دیتی ہیں، اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ بڑی طاقتیں اپنا اسلحہ بیچتی ہیں اور دونوں طرف کی ہمدرد بن جاتی ہیں۔ عراق، لیبیا، شام وغیرہ میں یہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود (-) حکمرانوں کو سمجھ نہیں آتی۔ اگر قرآن کریم کی تعلیم پر ہی غور نہیں کرنا، اگر (-) بن کر نہیں رہنا تو عقل کا تو تقاضا یہ ہے کہ سوچ سمجھ کے اپنے قدم اٹھائیں۔ یہ دیکھیں کہ (-) کے اختلاف کا یا ان کے ملکوں میں بے چینی اور بدامنی کا فائدہ کس کو پہنچ رہا ہے۔ لیکن انہیں سمجھ نہیں آتی۔ پس ان (-) ممالک کے لئے ان دنوں میں بہت دعا کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔

پھر دہشت گرد تنظیموں نے ان مغربی ممالک میں معصوم جانوں کو قتل کرنے کے انتہائی بہیمانہ اور ظالمانہ عمل کرکے (دین) کو بدنام کرنا شروع کیا ہوا ہے۔ یہ بھی بعید نہیں کہ (دین) کو بدنام کرنے کے لئے (دین) مخالف طاقتیں ہی غیر مسلم ممالک میں ایسی حرکتیں ان لوگوں سے کروا رہی ہوں جس سے (دین) بھی بدنام ہو اور ان کو مدد کے نام پر، دنیا کو دہشت گردی سے بچانے کے نام پر ان ممالک میں اپنے اڈے قائم کرنے کے لئے ایک وجہ ہاتھ آ جائے۔

اگر صحیح (دینی) تعلیم سے یہ لوگ آگاہ ہوں علم ہو تو ان کو پتہ ہونا چاہئے کہ یہ کوئی (دینی) تعلیم نہیں ہے کہ معصوموں کی قتل و غارت کی جائے۔ ایئرپورٹوں پر، سٹیشنوں پر مسافروں کو اور بچوں کو، عورتوں کو، بوڑھوں کو، بیماروں کو قتل کردیا جائے۔ چرچوں میں جاکر لوگوں اور پادریوں کو قتل کردیا جائے۔ قتل تو دُور کی بات رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو جنگ میں جو فوج بھجواتے تھے اسے بھی ہدایت ہوتی تھی کہ عورتوں، بچوں، بوڑھوں، راہبوں، پادریوں کو قتل نہیں کرنا۔ ہر شخص جو ہتھیار نہیں اٹھاتا یا کسی بھی شکل میں مسلمانوں کے خلاف جنگ کا حصہ نہیں بنتا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچانا۔

(ماخوذ از المعجم الاوسط للطبرانی جزء 3 صفحہ 154، من اسمہ علیؓ حدیث 4162، دارالفکر عمان، اردن 1999ء)، (ماخوذ از شرح معانی الآثار جزء 2 صفحہ 126 کتاب السیر

باب الشیخ الکبیر ھل یقتل فی دار الحرب ام لا حدیث 5067 مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاھور)

پس یہ نہ ہی قرآن کریم کی تعلیم ہے، نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور نہ ہی آپؐ کے اور آپ کے خلفاء راشدین اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کے کسی عمل سے یہ ثابت ہے۔......

پھر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ (-) (یونس:26) اور اللہ تعالیٰ سلامتی اور امن کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔ پھر ایک حقیقی (مومن) جب نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا رحم اور اس کا فضل مانگتا ہے لیکن یہ لوگ جو ظالم لوگ ہیں یہ نہ تو قرآن کریم کو مانتے ہیں، نہ اس پر عمل کرتے ہیں، نہ نمازیں پڑھتے ہیں۔ انہوں نے تو اپنا ایک نیا دین اور نئی شریعت بنائی ہوئی ہے۔ بہرحال جب ایک حقیقی (مومن) سلامتی مانگتا ہے، نماز پڑھتا ہے تو پھر شرارت شوخی اور فسق و فجور سے بچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ پھر (دین) کہتا ہے سلام کو رواج دو اور سلامتی پھیلاؤ......

(ماخوذ از الصحیح البخاری کتاب الایمان باب اطعام الطعام من الاسلام حدیث 12)

(دین) کی امن قائم کرنے کے لئے یہ چند خوبیاں جو میں نے بیان کی ہیں یہ مختصراً میں نے بعض باتیں بتائی ہیں۔ تفصیل میں جائیں اور کسی بھی رنگ میں دیکھ لیں، کسی بھی حکم کو لے لیں تو (دین) امن صلح اور آشتی کا مذہب ہے نہ کہ دہشت گردی کا۔

اگر دنیا کے دل جیتے جا سکتے ہیں، اگر (دین) کو دنیا میں پھیلایا جا سکتا ہے تو اس کی خوبصورت تعلیم سے، نہ کہ شدت پسند لوگوں اور علماء کی خود ساختہ تعلیم سے۔ لیکن یہ راستہ تو وہی دکھا سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کا امام بنا کر بھیجا ہے۔ انصاف تو وہی قائم کر سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے انصاف قائم کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ حَکم اور عدل بنا کر بھیجا ہے۔ (دین) کی خوبصورت تعلیم کو وہی لاگو کر سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر فائز کیا ہے۔

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہم نے زمانے کے امام اور مسیح موعود اور مہدی معہود کو مانا اور دنیا کے ان ظلموں میں شامل ہونے سے بچے ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’(دین) نے اپنی تعلیم کے دو حصہ کئے ہیں۔ اول حقوق اللہ اور دوم حقوق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اس کو واجب الاطاعت سمجھے اور حق العباد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی کریں۔ یہ طریق اچھا نہیں کہ صرف مخالفت مذہب کی وجہ سے کسی کو دکھ دیں۔ ہمدردی اور سلوک الگ چیز ہے اور مخالفت مذہب دوسری شئے۔ (-) کا وہ گروہ جو جہاد کی غلطی اور غلط فہمی میں مبتلا ہیں انہوں نے یہ بھی جائز رکھا ہے کہ کفار کا مال ناجائز طور پر لینا درست ہے۔‘‘

فرماتے ہیں کہ بلکہ ’’خود میری نسبت بھی ان لوگوں نے فتویٰ دیا کہ ان کا مال لُوٹ لو‘‘...... آپ فرماتے ہیں لوگوں نے فتویٰ دیا ہے کہ ان کا مال لوٹ لو یعنی احمدیوں کا یا حضرت مسیح موعود کا)۔ فرماتے ہیں ’’بلکہ یہاں تک بھی کہ ان کی بیویاں نکال لو۔ حالانکہ (دین) میں اس قسم کی ناپاک تعلیمیں نہ تھیں۔ وہ تو ایک صاف اور مصفّٰی مذہب تھا۔ (دین) کی مثال ہم یوں دے سکتے ہیں کہ جیسے باپ اپنے حقوق ابوّت کو چاہتا ہے اسی طرح وہ چاہتا ہے کہ اولاد میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہو۔ وہ نہیں چاہتا کہ ایک دوسرے کو مارے۔ (دین) بھی جہاں یہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی شریک نہ ہو وہاں اس کا یہ بھی منشاء ہے کہ نوع انسان میں مودّت اور وحدت ہو۔‘‘

پس یہ تعلیم ہے۔ جس کو اپنا کر (-) دنیا میں دوبارہ (دین) کی شان و شوکت قائم کر سکتے ہیں کہ خدا کے حق کو بھی پہچانیں اور ایک دوسرے کے حق کو بھی پہچانیں۔ نوع انسان میں محبت اور پیار پیدا کرنے کی کوشش کریں قطع نظر اس کے کہ کون کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ ظلم سے کام لے کر معصوموں کو قتل کرنے کی بجائے (دین) کی امن صلح اور آشتی کی تلوار سے دلوں کو گھائل کر کے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے قدموں میں لا کر ڈال دیں۔ خود کش حملے کر کے یا ظلم کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے کی بجائے اس کا پیار اور قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ (دین) کی آغوش کو باپ کی محبت اور رحمت کا سایہ بنائیں نہ کہ اپنی ظالمانہ حرکتوں کی وجہ سے (دین) پر اعتراض کرنے والوں اور حملہ کرنے والوں کو مزید مواقع فراہم کریں۔ اگر یہ باز نہیں آئیں گے تو یاد رکھیں کہ دنیاوی حیلوں اور حملوں سے کبھی بھی (دین) کو دنیا میں پھیلا نہیں سکتے۔

ہم احمدیوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر حملہ جو (دین) کے نام پر یہ بھٹکے ہوئے لوگ کرتے ہیں ہمیں پہلے سے بڑھ کر ہماری ذمہ داریاں پوری کرنے کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے۔ ہر ایسی حرکت جس سے (دین) کا نام بدنام ہوتا ہے اس کے بعد ہم نے دنیا کو بتانا ہے کہ میرے مذہب کی بنیاد امن اور سلامتی پر ہے۔ ہم میں سے ہر ایک نے یہ بتانا ہے۔ اگر (دین) کے پیروؤں میں سے کوئی ایسی حرکت کرتا ہے جو امن اور سلامتی کو برباد کرنے والی ہے تو یہ اس شخص یا گروہ کا ذاتی اور اپنے مفاد حاصل کرنے والا عمل ہے۔ (دین) کی تعلیم سے اس کا کوئی بھی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ یہ سراسر ناجائز چیزیں ہیں۔ اس کی ذمہ داری ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے جو یہ عمل کرتے ہیں نہ کہ (دینی) تعلیم پر۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ اس بات کے لئے ہر ملک میں کوشش کرتی ہے اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا کے ذریعہ سے اس کا اچھا اثر بھی ہو رہا ہے۔ ان کے کالم لکھنے والے خود لکھتے ہیں۔ اب فرانس میں جو پادری کا ظالمانہ قتل ہوا اس پر ہی یہاں ایک لکھنے والے نے یہ لکھا کہ یہ عمل اس بات کی طرف توجہ پھیرتا ہے کہ دنیا میں مذہبی جنگ شروع ہو چکی ہے۔ لیکن وہ خود ہی لکھتا ہے۔ حقیقت یہ نہیں ہے۔ یہ مذہب کی آڑ میں مفاد پرستوں اور نفسیاتی مریضوں کی جنگ ہے۔

پوپ صاحب نے بھی بڑا اچھا بیان دیا کہ یہ بیشک بین الاقوامی جنگ بن گئی ہے لیکن یہ مذہبی جنگ نہیں ہے بلکہ مفادات کی جنگ ہے۔ ان لوگوں کی جنگ ہے جن کے اپنے مفادات ہیں کیونکہ کوئی مذہب بھی ظلم کی تعلیم نہیں دیتا۔ ابھی تک تو یہ غیر خود ہی اپنے لوگوں کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ ظلم جب بڑھتے جائیں گے تو پھر ردّ عمل بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں کہ ہم اپنا (-) کا، امن کا پیغام دنیا میں ہر جگہ پہنچائیں۔

بہرحال ایک طرف تو یہ ہے لیکن ایسے بھی ہیں جن تک ہمارا پیغام پہنچا ہوا ہے لیکن وہ منفی معنی پہنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کسی نے مجھے لکھا کہ ایک شخص نے جو غالباً (دین) سے مرتد ہوا ہوا ہے میرے حوالے سے ایک ٹویٹ (Tweet) کیا اور شاید اس میں اس نے میری تصویر بھی دی ہے کہ (دین) امن کا مذہب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم و بربریت کی مناہی کی ہے۔ لیکن اس بیان کے بعد پھر آگے اپنی طرف سے اس نے استہزائیہ انداز میں یہ لکھ دیا کہ یہ حکم عورتوں کے لئے نہیں ہے، (دین) کو چھوڑنے والوں کے لئے نہیں ہے، جو ارتداد اختیار کرتے ہیں ان کے لئے نہیں ہے۔ فلاں چیز کے لئے نہیں ہے، فلاں چیز کے لئے نہیں ہے۔ تو ایسے بھی ہیں جب دیکھتے ہیں کہ (دین) کی امن پسندی کی جو تصویر جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے اس سے لوگ متاثر ہو رہے ہیں تو اس اثر کو زائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ ذریعہ جو آجکل ٹویٹ (Tweet) اور فیس بک (Facebook) اور دوسرے مختلف ذرائع سے اپنایا جاتا ہے اس میں کئی ہزار لوگوں تک بلکہ لاکھوں تک یہ پیغام پہنچ جاتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں پر بھی نظر رکھنا ہمارا کام ہے اور ان کا جواب دینا ہمارا کام ہے۔

دنیا تک (دین) کا حقیقی پیغام پہنچانے کا ابھی بہت کام ہے جو ہم نے کرنا ہے۔ گو کہ دنیا میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے (دین) کا پہلے سے بہت زیادہ تعارف ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ تسلی بخش کام ہو گیا۔ مخالفت کے اس دور میں جو غیر (-) کی طرف سے (دین) کی بھی مخالفت ہے اور (-) کی طرف سے جماعت کی بھی مخالفت ہے اس میں ہمیں بڑی حکمت اور محنت سے کام کرنا ہو گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ (دین) وہ مذہب ہے جس نے (-) دنیا میں پھیلنا ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ (دین) کی نشأۃ ثانیہ اب احمدیت کے ذریعہ سے ہونی ہے (-) یہ اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا ہوا ہے لیکن ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ یہ ترقی کے نظارے ہم اپنی زندگیوں میں دیکھ سکیں اور ہماری کمزوریاں اور کوتاہیاں اس ترقی کو ہم سے دور کرنے والی نہ

ہوں۔ پس اپنی پردہ پوشی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے ہمیں محنت اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ہمارے تو (دین) مخالف طاقتیں بھی خلاف ہیں اور نام نہاد (-) کے پیچھے چلنے والے (-) بھی خلاف ہیں۔ لیکن ہم نے ہر خوف کو دُور کر کے حضرت مسیح موعود کے مشن کی تکمیل کے لئے کوشش کرنی ہے۔

اب جو بعض جرنلسٹ ہیں، اخباری نمائندے ہیں وہ سوال بھی کرتے ہیں۔ یورپ میں بھی مجھ سے سوال کیا۔ اس دفعہ دورے پر سویڈن میں بھی ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ تمہاری تو شدت پسند گروہوں کی طرف سے مخالفت ہے اور تمہاری جانوں کو خطرہ ہے تو کس طرح تم اپنے کام کرو گے؟ میں نے کہا ہاں بیشک ٹھیک ہے کہ مجھے خطرہ ہے۔ جماعت کے افراد کو خطرہ ہے۔ لیکن یہ خطرے ہمیں اپنے کام سے نہیں روک سکتے۔ خطرہ تو اب ہر ایک کو ہر جگہ ہے۔ اسے میں نے کہا تمہیں بھی خطرہ ہے۔ اس میں احمدی یا غیر (-) کا سوال نہیں ہے۔ جو بھی ان مفاد پرست لوگوں کے ایجنڈے پر عمل نہیں کرتا یا ان کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتا اس کی جان خطرے میں ہے۔ لیکن احمدیوں کے تو وہ لوگ بھی مخالف ہیں جو قومیت پرست ہیں یا (دین) مخالف ہیں تو ہمیں تو دونوں طرف سے خطرہ ہے۔ لیکن بہرحال ایک مومن ان باتوں کی پرواہ نہیں کرتا اور ایمان پر قائم رہتا ہے اور (-) ہر احمدی رہے گا۔

دنیا کے جو حالات ہیں اس کے لئے اور ہر احمدی کو ہر شر سے بچنے کے لئے اور جماعت کے من حیث الجماعت دنیا میں ہر جگہ شریروں کے شر سے بچنے کے لئے ہمیں دعاؤں اور صدقات پر توجہ دینی چاہئے۔ ان دنوں میں خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ جیسا کہ میں نے کہا آجکل حالات خراب سے خراب تر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شریروں کے شر ان پر الٹائے جو (دین) کو بدنام کر رہے ہیں۔ (دین) کے نام پر ظلم و تعدی کر کے اللہ تعالیٰ کے دین کو بدنام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کے جلد سامان کرے اور تمام بلاؤں اور مشکلات کو دور فرمائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ جس کے لئے باب دعا کھولا گیا تو گویا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگی جاتی ہے ان میں سے سب سے زیادہ اسے یعنی اللہ تعالیٰ کو عافیت طلب کرنا محبوب ہے۔ اس کی عافیت میں آنا اس کو محبوب ہے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا اس ابتلا کے موقع پر جو آ چکا ہو اور اس ابتلا کے مقابلے پر جو ابھی نہ آیا ہو نفع دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے بندو تم پر لازم ہے کہ تم دعا کرنے کو اختیار کرو۔ (سنن الترمذی ابواب الدعوات حدیث 3548)

پھر آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ قابل عزت اور کوئی چیز نہیں ہے۔

(سنن الترمذی ابواب الدعوات ، باب ما جاء فی فضل الدعا حدیث 3370)

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کے بارے میں فرمایا کہ ابتلاؤں اور آگ سے بچنے کے لئے صدقات دو۔

(ماخوذ از کنز العمال جلد 5 صفحہ 148 کتاب الزکوٰۃ باب فی السخاء و الصدقة حدیث 15975,15978 دارالکتب العلمیة بیروت لبنان 2004ء)

بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ کرنا فرض ہے۔ صحابہ کے پوچھنے پر کہ جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو وہ کیا کرے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ معروف باتوں پر عمل کرے۔ اسلامی احکامات جو ہیں ان پر عمل کرے۔ نیکیوں پر عمل کرے اور بری باتوں سے روکے۔ یہی اس کے لئے صدقہ ہے۔ (الصحیح البخاری کتاب الادب باب کل معروف صدقة حدیث 6022)

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی سمجھے کہ جس نے مال کا صدقہ دے دیا وہ بیشک معروف باتوں پر عمل نہ کرے اور بری باتوں سے نہ بھی رکے تو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ اس کے بدلے میں صدقہ دے دیا۔ نہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر رحمت کی نظر ہے کہ اگر کوئی مجبور ہے، مال نہیں رکھتا تو نیکیاں کرنا اور برائیوں سے رکنا ہی اس کے لئے صدقہ بن جاتا ہے ورنہ اگر کوئی اس پر عمل نہیں کرتا یعنی نیکیوں پر عمل نہیں کرتا اور برائیوں سے رکتا نہیں ہے تو اس کے مال کا صدقہ بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ جس طرح دکھاوے کی نمازیں کوئی اہمیت نہیں رکھتیں اور نمازیوں کے منہ پر ماری جاتی ہیں اسی طرح صدقہ کی بھی کوئی اہمیت نہیں۔ ایک مومن سے تو یہی توقع کی جاتی ہے کہ جب وہ صدقہ کرتا ہے، دعائیں کرتا ہے تو پھر اپنے ہر عمل کو بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے اور جب ایسی حالت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا ذریعہ بنتی ہے اور مشکلات اور بلاؤں سے انسان کو بچاتی ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر فرمایا کہ ”صدقہ اور دعا سے بلا ٹل جاتی ہے۔“

پھر دعاؤں کے مقبول ہونے کے لئے کیا حالت ہونی چاہئے۔ اس بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ ”دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔ اگر بدیوں سے نہیں بچ سکتا اور خدا تعالیٰ کی حدود کو توڑتا ہے تو دعاؤں میں کوئی اثر نہیں رہتا۔“

پس اللہ تعالیٰ کی حدود کے اندر رہتے ہوئے دعاؤں اور صدقات پر زور دینے کی بہت زیادہ ہمیں کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنتے چلے جائیں۔

حضرت مسیح موعود ایک موقع پر دعاؤں کی طرف ہمیں توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”میں تو ہمیشہ دعا کرتا ہوں مگر تم لوگوں کو بھی چاہئے کہ ہمیشہ دعا میں لگے رہو۔ نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کرے گا......“ فرمایا ”جو خاص ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف رجوع کرتا ہے اور آپ ان کی حفاظت فرماتا ہے......۔“

پھر آپ نے فرمایا کہ ”خدا تعالیٰ کبھی کسی صادق سے بے وفائی نہیں کرتا۔ ساری دنیا بھی اگر اُس کی دشمن ہو اور اس سے عداوت کرے تو اس کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتی۔ خدا بڑی طاقت اور قدرت والا ہے اور انسان ایمان کی قوت کے ساتھ اس کی حفاظت کے نیچے آتا ہے اور اس کی قدرتوں اور طاقتوں کے عجائبات دیکھتا ہے۔ پھر اس پر کوئی ذلّت نہ آوے گی۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ زبردست پر بھی زبردست ہے۔“ (یعنی کوئی بہت زیادہ طاقتور ہے تو اس سے بھی طاقتور ہے) فرمایا ”بلکہ اپنے امر پر بھی غالب ہے۔ سچے دل سے نمازیں پڑھو اور دعاؤں میں لگے رہو اور اپنے سب رشتے داروں اور عزیزوں کو یہی تعلیم دو۔ پورے طور پر خدا کی طرف ہو کر کوئی نقصان نہیں اٹھاتا۔ نقصان کی اصل جڑ گناہ ہے۔“

پس ہمیں خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے اور اس سے مدد مانگنے کی ضرورت ہے۔ وہ تمام بلاؤں کو اور مشکلات کو دور فرمائے اور دشمن کو خائب و خاسر فرمائے۔ مخالفین کے جماعت کے خلاف ہر حربے اور ہر حملے کو ناکام و نامراد کر دے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں بھی بعض دعائیں سکھائی ہیں ان کو بھی پڑھنا چاہئے اور سمجھ کر پڑھنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود نے قرآنی دعاؤں کے بارے میں ہماری یہ بھی رہنمائی فرمائی اور یہ نکتہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو دعائیں سکھائی ہیں وہ بتائی ہی اس لئے گئی ہیں کہ ایک مومن خالص ہو کر جب یہ دعائیں مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ پس بلاؤں کے دُور ہونے اور شرور سے محفوظ رہنے کے لئے ہمیں ان قرآنی دعاؤں پر بھی زور دینا چاہئے۔ قرآن کریم نے ایک دعا ہمیں سکھائی جو ہم عموماً نماز میں بھی پڑھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود نے بھی اس کو بہت زیادہ پڑھنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور وہ دعا یہ ہے کہ (-) (البقرۃ:202) کہ اے اللہ ہمیں اس دنیا کی حسنات سے بھی نواز اور آخرت کی حسنات سے بھی نواز اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

حضرت مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں کہ: ”انسان اپنے نفس کی خوشحالی کے واسطے دو چیزوں کا محتاج ہے۔ ایک دنیا کی مختصر زندگی اور اس میں جو کچھ مصائب، شدائد، ابتلا وغیرہ اسے پیش آتے ہیں اُن سے امن میں رہے۔ دوسرے فسق و فجور اور روحانی بیماریاں جو اُسے خدا سے دُور کرتی ہیں ان سے نجات پاوے۔“ فرمایا کہ ”دنیا کا حسنہ یہ ہے کہ کیا جسمانی اور کیا روحانی دونوں طور پر یہ ہر

ایک بلا اور گندی زندگی اور ذلت سے محفوظ رہے۔" فرمایا"......اور فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً میں جو آخرت کا پہلو ہے وہ بھی دنیا کے حسنہ کا ثمرہ ہے" (اس کا پھل ہے۔ اس کے نتیجہ میں ملتا ہے) "اگر دنیا کا حسنہ انسان کو مل جاوے تو وہ فال نیک آخرت کے واسطے ہے"۔

پھر آگ کے عذاب سے بچانے کے بارے میں فرمایا کہ اس سے "مراد صرف وہی آگ نہیں جو قیامت کو ہوگی...... دنیا میں بھی ہزاروں طرح کی آگ ہے۔" اور اس کے بارے میں پھر آپ نے فرمایا کہ اس میں طرح طرح کی پریشانیاں ہیں۔ خوف ہیں۔ رشتہ داروں کے ساتھ معاملات ہیں۔ امراض وغیرہ ہیں۔ سب یہ چیزیں شامل ہیں۔ فرمایا کہ "مومن دعا کرتا ہے کہ ساری قسم کی آگوں سے ہمیں بچا۔"

پھر حالات خراب ہوں، ابتلا ہوں بعض دفعہ انسان ثابت قدم نہیں رہتا تو دشمن کے خلاف ثباتِ قدم کی یہ دعا ہمیں سکھائی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کی دعا سکھائی۔

ایک دعا یہ ہے کہ (-) (آل عمران:148) کہ اے ہمارے رب! ہمارے قصوروں اور کوتاہیاں اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں معاف فرما دے اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافروں کے خلاف ہماری مدد کر۔ حضرت مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں کہ: "پس ظاہر ہے کہ اگر خدا گناہ بخشنے والا نہ ہوتا تو ایسی دعا ہرگز نہ سکھاتا۔"

پھر قرآن کریم کی ایک دعا ہے۔ (-) (القصص:25) کہ اے میرے ربّ اپنی خیر سے، اپنی بھلائی سے جو کچھ بھی تو مجھ پر نازل کرے میں اس کا محتاج ہوں۔ یہ دعا بھی کرنی چاہئے۔ قرآن کریم میں اور بھی بہت ساری دعائیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے پڑھتے رہنا چاہئے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان دعاؤں کا ذکر فرمایا ہے اور یہ اس لئے فرمایا ہے کہ انسان خالص ہو کر اس سے مانگے تو اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی دعائیں ہیں۔ ایک دعا کے بارے میں جو حضرت مسیح موعود کی ہے آپ فرماتے ہیں کہ یہ مجھ پر القاء ہوئی۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ دعا سکھائی ہے اور وہ یہ ہے کہ (-) فرمایا کہ "میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اُسے نجات ہوگی۔"

اللہ تعالیٰ جماعت کو مجموعی طور پر بھی اور افراد جماعت کو انفرادی طور پر بھی ہر شر سے بچائے اور مخالفین کے شر اُن پر الٹائے......

نماز کے بعد میں تین جنازے پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ مکرم ایون ورنان (Evan Vernon) صاحب کا ہے۔ Belize کے رہنے والے ہیں۔ گزشتہ دنوں 49 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ (-)۔ Belize جماعت کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے اور اس وقت سیکرٹری (دعوت الی اللہ) کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ 2014ء میں جلسہ سالانہ یوکے میں بھی شامل ہوئے۔ بڑے فدائی اور مخلص احمدی اور ایک جوش رکھنے والے احمدی تھے اور باوجود اس کے کہ تھوڑا عرصہ پہلے ہی احمدی ہوئے تھے لیکن جماعت کے ساتھ ایسا اخلاص اور ایسی وفا اور ایسا تعلق تھا کہ بہت سے شاید پرانے احمدیوں میں بھی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ایسے اور بھی فدائی ہمیشہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا رہے۔

دوسرا جنازہ سید نادر سیدین کا ہے جو ربوہ میں ہمارے ناصر فائر اینڈ ریسکیو سروس کے انچارج تھے۔ سید غلام سیدین کے بیٹے تھے۔ ان کی 23 جولائی 2016ء کو پمز ہسپتال اسلام آباد میں 55 سال کی عمر میں وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ (-)۔ دل کو خون مہیا کرنے والی آرٹریوں میں clot کی وجہ سے ان کی وفات ہوئی۔ ان کی دادی نے 1905ء میں کوہاٹ سے خط لکھ کے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی تھی لیکن ان کے باقی لوگ احمدی نہیں ہوئے تھے۔ سید نادر سیدین نے 1982ء میں خود تحقیق کر کے بیعت کی۔ کراچی سے پھر انہوں نے بی۔ ایس۔ سی کی۔ اس کے بعد یہ وہیں کراچی میں ہی رہے اور 1989ء میں یہ کراچی سے اسلام آباد شفٹ ہو گئے۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کی سطح پر ان کو بہت سارے شعبہ جات میں خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ معتمد ضلع رہے۔ خدمت خلق کے شعبہ میں رہے۔ مختلف جگہوں پر ان کو میڈیکل کیمپ لگانے کی توفیق ملی۔ انچارج رائٹر فورم مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد کے طور پر خدمات کی توفیق ملی۔ 1999ء میں اسلام آباد سے ربوہ شفٹ ہو گئے اور پھر انہوں نے 2000ء میں اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ مجلس خدام الاحمدیہ میں جیسا کہ میں نے بتایا ناصر فائر اینڈ ریسکیو سروس کا جو شعبہ ہے اس کے یہ انچارج رہے۔ اسی طرح سپورٹس کمپلیکس (Sports Complex) کے بھی انچارج رہے۔ جوڈو کراٹے کے اور مارشل آرٹ کے بڑے ماہر تھے اور بین الاقوامی سطح کے مشہور مارشل آرٹس کے ماہر تھے اور پاکستان کی نمائندگی دوسرے ملکوں میں کرتے رہے۔ انہوں نے ربوہ میں بھی خدام کو اور بچوں کو مارشل آرٹس کی ٹریننگ دی۔ خلافت سے بڑا گہرا تعلق تھا۔ بڑے اخلاص و وفا سے خدمت کرنے والے تھے اور بڑے سادہ مزاج تھے۔ اور ہمیشہ یہ خوبی ان کی تھی کہ ان کا چہرہ مسکراتا رہتا تھا۔ کتنی بھی طبیعت خراب ہو، کیسی بھی مشکلات ہوں ہمیشہ یہ خوش رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے وہاں بھی ایسا سلوک کرے جو ان کے لئے بھی خوشی کا باعث ہو اور ان کی نسلوں کے لئے بھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور وہاں ربوہ میں ان کی تدفین ہوئی ہے۔ اہلیہ کے علاوہ ان کے والدین بھی حیات ہیں اور تین بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں۔ ان کا ایک بیٹا مدرسۃ الحفظ میں قرآن بھی حفظ کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

تیسرا جنازہ مکرم نذیر احمد ایاز صاحب کا ہے جو صدر جماعت نیویارک امریکہ تھے۔ 3 جولائی 2016ء کو 69 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ (-)۔ 23 مئی 1947ء میں یہ تنزانیہ میں پیدا ہوئے تھے۔ 1977ء میں نیویارک پہنچے اور جماعتی کاموں میں حصہ لینے لگے۔ پہلے بطور سیکرٹری مال، پھر 35 سال تک نیویارک جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ نیویارک کے مختلف نماز سینٹروں میں ہر مہینے ایک دفعہ (مربی) سلسلہ کے ساتھ جایا کرتے تھے۔ مالی قربانی اور ہر تحریک میں حصہ لینے کی کوشش کرتے۔ افراد جماعت کو باقاعدگی کے ساتھ بذریعہ ای میل اور خطوط قربانیوں کی طرف توجہ دلاتے۔ جماعتی خدمات بڑی خوشی سے اور ذمہ داری سے ادا کرتے۔ نوجوانوں کو ٹریننگ بھی دیتے۔ عموماً بعض دفعہ ہوتا ہے کہ جو افسران ہیں وہ دوسری لائن تیار نہیں کرتے لیکن ان میں خوبی تھی کہ نوجوانوں کو ٹریننگ دے کر یہ ان کو بھی تیار کر رہے تھے تا کہ وہ جماعت کی خدمت میں آگے آنے والے ہوں اور وہاں (بیت) میں یا سینٹر میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لانے کے لئے انہوں نے کھیلوں وغیرہ کا بھی انتظام کیا ہوا تھا یا پھر اور پروگرام ہوں جس سے آجکل کے نوجوانوں کی توجہ رہے تا کہ ضائع ہونے سے بچیں۔ تعلیمی کلاس مرد و خواتین کی ہر ہفتہ یا اتوار کو بلاناغہ منعقد کرتے تھے جو اب طاہر اکیڈمی کے نام سے وہاں جاری ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ نیویارک کے ڈائریکٹر بھی تھے۔ اس میں بھی انہوں نے بڑا کام کیا اور ہر کام کر لیتے تھے۔ باوجود صدر ہونے کے اگر سینٹر میں صفائی کی ضرورت ہوتی تو خود ہی صفائی کرتے اور کوڑا اٹھا کر باہر پھینکتے۔ نمازوں کے پابند تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ وہیں مقبرہ موصیان میں ان کی تدفین ہوئی ہے۔ ان کی اہلیہ اور ایک اکلوتی بیٹی ہے اسماء ایاز۔ اللہ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند فرمائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی ایک دفعہ ان کو کہا تھا کہ آپ امریکہ کی جماعتوں میں ایک مثالی صدر ہیں اور میری دعا ہے کہ ہمیشہ رہیں۔ اللہ کرے کہ اور بھی ایسے پیدا ہوتے رہیں۔ 35 سال تک ان کو جماعت کے صدر اور مخلص صدر کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔

امیر صاحب امریکہ اور نائب امیر امریکہ نے بھی لکھا کہ بڑی انکساری سے خدمت کرنے والے تھے اور انتظامی کاموں میں دوسروں سے بڑھ کر شامل ہوتے اور صرف افسر بن کر نہیں رہے بلکہ دوسروں کے ساتھ مل کر ایک کارکن کی طرح بھی کام انجام دیتے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ نماز کے بعد جیسا کہ مَیں نے کہا ان کی نماز جنازہ ادا کروں گا۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23/اگست 2016ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر وعصر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم محمد ہارون صاحب

مکرم محمد ہارون صاحب ابن مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب لندن مورخہ 19/اگست 2016ء کو طویل علالت کے بعد 64 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ 1970ء کی دہائی میں یوکے آئے اور بیت فضل کے قریب ہی رہائش اختیار کی۔ شدید بیماری کے دوران بھی باقاعدہ بیت الذکر میں آتے تاکہ نماز کے علاوہ خلیفہ وقت کا دیدار بھی ہوتا رہے۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کو بڑے شوق سے اپنے گھر میں ٹھہراتے۔ عزیزوں اور دوستوں کی مشکل اور تکلیف کے وقت ہمیشہ مدد کیا کرتے تھے۔ آپ انتہائی ہمدرد، صلہ رحمی کرنے والے، نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی سیکرٹری ناصرات برطانیہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہی ہیں جنہیں امسال جلسہ سالانہ پر مستورات میں تقریر کرنے کا بھی موقعہ ملا۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ صادقہ منیر صاحبہ

مکرمہ صادقہ منیر صاحبہ اہلیہ مکرم منیر الدین ناصر صاحب کارکن نظامت تعمیرات قادیان مورخہ 24 جولائی 2016ء کو 52 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ درویشان قادیان مکرم ملک بشیر احمد صاحب کی بیٹی اور مکرم دین محمد صاحب ننگلی کی بہو تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خوش مزاج، ملنسار اور غرباء کی ہمدرد خاتون تھیں۔ لجنہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ تین سال سے حلقہ دارالانوار کی صدر لجنہ تھیں۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مستورات کی قیام گاہوں میں منتظمہ کے طور پر بڑے جذبے اور ہمت و حوصلے سے خدمت بجالاتی رہیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم محمد شفیع اللہ صاحب

مکرم محمد شفیع اللہ صاحب ابن مکرم بی ایم عبدالرحیم صاحب مرحوم آف بنگلور مورخہ 17/اگست 2016ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو مختلف حیثیتوں میں چالیس سال سے زائد عرصہ تک جماعتی خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ لمبا عرصہ جماعت بنگلور کے امیر رہے۔ صوبہ کرناٹک و گوا کے صوبائی امیر کے طور پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔ خلافت خامسہ میں جب زونل امارتوں کا نظام قائم ہوا تو آپ جنوبی کرناٹک کے زونل امیر مقرر ہوئے اور 2012ء تک فعال رنگ میں خدمت کی توفیق پائی۔ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں مرکزی نمائندگان کے ساتھ دیہاتی جماعتوں کے لمبے دوروں میں شامل ہوتے تھے۔ مخالفتوں کے وقت حکام سے رابطہ کر کے مسائل حل کرنے کا اچھا ملکہ حاصل تھا۔ صوبہ کے مربیان اور معلمین کی اچھے رنگ میں نگرانی کرتے اور سلسلہ کے اموال کی حفاظت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ آپ ایک مرتبہ اپنی اہلیہ کے ساتھ حج کے لئے بھی گئے لیکن مخالفین کے پیچھا کرنے کی وجہ سے آپ کو واپس آنا پڑا۔ روزانہ باقاعدگی سے دن کے وقت بیت الذکر جایا کرتے تھے۔ وفات سے چند دن قبل بھی خود گاڑی چلا کر بیت الذکر گئے اور نماز ظہر کے بعد سہ پہر تک وہاں رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ضعیف العمر اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم ماسٹر محمود احمد صاحب

مکرم ماسٹر محمود احمد صاحب آف خانیوال مورخہ 20 جون 2016ء کو 72 سال کی عمر میں بوجہ کینسر وفات پا گئے۔ آپ انتہائی نیک، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور بہترین داعی الی اللہ تھے۔ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ ضلعی مجلس عاملہ میں 18 سال سے بطور جنرل سیکرٹری اور اصلاح وارشاد خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ چندوں کی بروقت ادائیگی کیا کرتے تھے۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔

مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ

مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سیٹھ محمد صادق صاحب مرحوم محلّہ دارالصدر شمالی ربوہ مورخہ 26/اپریل 2016ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ نماز روزہ کی پابند، باہمت، بااخلاق، ہمدرد، ملنسار، مہمان نواز اور غریب پرور خاتون تھیں۔ بہت نڈر داعی الی اللہ تھیں۔ موصیہ تھیں۔ مرحومہ مکرم عبدالحق نور صاحب شہید کرونڈی کی بیٹی تھیں۔

مکرمہ صادقہ پروین صاحبہ

مکرمہ صادقہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حنیف مجاہد سیلونی صاحب ربوہ کچھ عرصہ قبل بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ محلّہ میں بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن مجید پڑھاتی رہیں۔ لجنہ اماء اللہ میں بطور سیکرٹری دعوت الی اللہ لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ بڑی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

مکرم شوکت علی صاحب

مکرم شوکت علی صاحب سابق گیٹ کیپر دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ مورخہ 21 جولائی 2016ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کو لجنہ ہال میں خدمت کی توفیق ملی۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم مبشر احمد طاہر صاحب مرحوم مربی سلسلہ کے خسر تھے۔

مکرم مشتاق احمد صاحب

مکرم مشتاق احمد صاحب منہائم جرمنی مورخہ 25 جولائی 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت بابو مولا بخش صاحب آف ننگل باغبان کے بیٹے تھے۔ آپ کی والدہ حضرت رشیم بی بی صاحبہ بھی رفیقہ تھیں۔ اوران کا حضرت اماں جان سے قریبی تعلق تھا۔ آپ نے اپنے حلقہ میں بحیثیت صدر جماعت لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے اور اپنا چندہ باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ

مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر الدین صاحب مرحوم آف کینیڈا مورخہ 30 جون 2016ء کو 94 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ حضرت حکیم رحمت اللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو تھیں۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

عزیزم محمد بلال صاحب

عزیزم محمد بلال صاحب ابن مکرم مبشر احمد پنڈت صاحب محلّہ طاہر آباد شرقی ربوہ مورخہ 12 جون 2016ء کو کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں رنگ و روغن کے کام کے دوران چھت سے گر کر 18 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ جماعتی خدمت کا جذبہ رکھنے والے، اطاعت گزار، مخلص اور بہت نیک خصلت نوجوان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

ہومیوپیتھک ادویات وعلاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ
ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راں مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک
0333-9797797 ☆ 0333-9797798
047-6211399 ☆ 047-6212399

تاریخ عالم 6 ستمبر

☆1965ء: آج بھارت کے ساتھ جنگ ستمبر کا آغاز ہوا۔

☆1968ء: آج افریقہ کے ملک سوازی لینڈ کو انگلستان سے آزادی ملی۔

☆1991ء: آج کے دن سوویت یونین سے لٹویا، اسٹونیا اور لتھوینیا کو آزادی ملی۔

☆1991ء: روس کے دارالحکومت ماسکو کے بعد سب سے بڑے شہر کا نام 1924ء سے لینن گراڈ تھا۔ آج کے دن دوبارہ اس کو پرانے نام سینٹ پیٹرز برگ سے پکارا جانے لگا۔

☆1997ء: آج کے دن شہزادی ڈیانا کا جسد خاکی لندن کی سڑکوں سے گزارا گیا، جہاں قریباً دس لاکھ لوگ قطار در قطار کھڑے تھے جبکہ اڑھائی بلین لوگوں نے ٹی وی پر ان آخری رسومات کے مناظر دیکھے۔

☆2008ء: ترکی اور آرمینیا کا باہمی جھگڑا، خلش، الزام تراشی اور بدگمانی بہت ہی پرانی ہے۔ آج کے دن ترکی کے صدر عبداللہ گل نے آرمینیا کے صدر کی دعوت پر آرمینیا جا کر ایک فٹ بال میچ دیکھا یوں موصوف پہلے ترک صدر تھے جنہوں نے آرمینیا میں قدم رکھا۔

(مرسلہ: مکرم طارق حیات صاحب)

درخواست دعا

۞ مکرم مقبول احمد ناصر صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرا بیٹا مسرور احمد بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم حافظ عبدالقدوس خان صاحب صدر محلّہ دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب عرصہ تین چار ماہ سے پیٹ کے عوارض میں مبتلا ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم حکیم فرید احمد صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ راشدہ فرید صاحبہ نائب صدر اول لجنہ اماء اللہ نصیر آباد رحمٰن جنوبی ربوہ گزشتہ ایک ماہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہے۔ احباب کرام سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا ہونے بیماری کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

کھالوں کے لئے ٹینڈر

کھالوں کیلئے ٹینڈر مطلوب ہیں۔ اپنے ٹینڈر مورخہ 12 ستمبر 2016ء شام 5 بجے تک دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروا دیں۔ ٹینڈر 12 ستمبر کو شام 7 بجے ٹینڈر دہندگان کی موجودگی میں کیلئے کھولے جائیں گے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ربوہ میں طلوع و غروب و موسم 6 ستمبر

طلوع فجر	4:23
طلوع آفتاب	5:44
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:29
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	38 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	27 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

6 ستمبر 2016ء

6:20 am	خطبہ جمعہ 2 ستمبر 2016ء
8:30 am	خطبہ جمعہ 8۔ اکتوبر 2010ء
9:50 am	لقاء العرب
12:10 pm	طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی کے ساتھ ایک نشست 26 مئی 2012ء
2:00 pm	سوال و جواب
4:05 pm	خطبہ جمعہ 2 ستمبر 2016ء (سندھی ترجمہ)
11:20 pm	طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی کے ساتھ ایک نشست

ملٹی لنکس انٹرنیشنل کارگو کوریئر
یادگار روڈ۔ ربوہ
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات
بذریعہ FedEx اور DHL مناسب ریٹس
نعیم احمد شاہد: 0321-7918563,0333-2163419
047-6213567,6213767

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

الحمید جدید ہومیو سٹور
معیاری جرمن فرانس ادویات دیگر سامان ہومیوپیتھی
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
سراج مارکیٹ ربوہ فون: 047-6211510
0344-7801578

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411

عید کیلئے نئی خوبصورت ورائٹی
فراک گرلز سوٹ، لیڈیز کیپری، ٹائیٹس
منفرد کرتے جینٹس شلوار قمیص سپیشل آفر
سادہ -/1000 روپے۔ کڑھائی -/1100 روپے
ویسکوٹ S تا XXXL
رینبو فیشن ربوہ 0476214377

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets & Coil
JK STEEL
Lahore

Study in USA & Canada
Without & With IELTS
After Study get P.R Only With IELTS or O-Level English
*Wichita State University
*Wright State University
*Algoma University
*University of Manitoba
*The University of Winnipeg
*University of Windsor
* Georgian College
*Humber College Toronto
*University of Fraser Valley
*Niagara College
EC Education Concern
Student can contact us from any city & any country
67-C, Faisal Town, Lahore, Pakistan
+92-42-35177124 / 0302-8411770 / 0331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com Skype counseling.educon

ثروت ہوزری سٹور
لوکل و امپورٹڈ جرسی، سویٹر، تولیہ، بنیان، جراب، رومال، اور ٹراؤزر، شرٹ کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
Ph:0412627489,03007988298

وردہ فیبرکس
عید کولیکشن Replica لان -/1750
Replica لیلن -/1850
نیا موسم۔ نئے ڈیزائن
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362,0476213883

Career Opportunities
Skylite Networks, a leading IT Organization seeks the service of energetic, dedicated and result oriented individuals for the following posts.
Web / Application Developer
- Minimum Bachelors Degree in Computer Sciences.
- Minimum of 3 years of Experiance.
- Strong command on JAVA, PHP, HTML, CSS ASP.NET, Javascript, C++, XML, Objective C , XCode
HR Personnel
- Qualification: MBA (HR), BBA (Hons)
- Minimum of 3 years of Experiance in a well reputed Organization.
- Strong interpersonal and managment skills are required.
C Sharp (C#) Developer
- Minimum Bachelors Degree in Computer Sciences.
- Working knowledge and strong command on C#
Interested candidates send their CVs at jobs@skylite.com Web: www.skylite.com
+92 47 6215 742 +92 333 4718 685
Skylite NETWORKS
INSPIRE.INNOVATE
4/14 First Floor Gol Bazar, Chenab Nagar, Pakistan.

SERVICE LIKE NEVER BEFORE
HOOVERS WORLD WIDE EXPRESS
کورئیر اینڈ کارگو سروس
لاہور کے بعد اب راولپنڈی، اسلام آباد اور مضافات میں بھی سروس کا آغاز
UK، جرمنی، یورپ، امریکہ، کینیڈا اور پوری دنیا میں کہیں بھی سامان و کاغذات بھجوانے کے لئے رابطہ کریں۔ آپ کی ایک فون کال پر پک کی سہولت فراہم کی جائے گی۔
جلسہ اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکیجز
بلال احمد انصاری
0423-7428400,051-4341232
0321-4866677,0333-6708024
(ان نمبرز کے علاوہ کسی نمبر پر رابطہ کیا گیا تو کمپنی ذمہ دار نہ ہوگی)
لاہور آفس ایڈریس:۔ دکان نمبر 25-24 PMA, ٹریڈ سنٹر بالمقابل کیمپ جیل فیروزپور روڈ لاہور
راولپنڈی و اسلام آباد آفس ایڈریس:۔
دکان نمبر B3۔ پیرس پلازہ مین ڈبل روڈ سیکٹر II خیابان سرسید نزد گرلز کالج راولپنڈی

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

FR-10

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters
Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com